بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ ... المسجد الاقصیٰ ... المسجد الحرام

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

نام قیمت پیشگی عہ
بر ضمیمہ درس قرآن مجید

مسیح وقت مہدی ہم مجدد ہر ایں صد

Reg. No. L. 1571

الیس اللہ بکاف عبدہ ۔ مرزا غلام احمد

۱۲ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۸ ۔ مطابق ۱۸ اگست سنہ ۱۹۱۰ء

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم ۔ نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

اڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

جلد ۹

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا ۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم ۔ ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن ۔ جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود ۔ آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبر ہائے معاد ۔ ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکراں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست ۔ منکر آں مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآں بیانش بالیقیں
بر ہمہ از جان و دل ایماں ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یا قسم ... انکار عالی جناب ۔ نزد ما کفر است خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت پیشگی سالانہ بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ درس قرآن مجید پیشگی للعہ بغیر وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا ۔ خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے معذور ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں انکو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے ۔ اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے ۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت لیتے تھے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا ۔ اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له و اشهد ان محمداً عبده و رسوله ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا ۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا ۔ استغفر الله ربی من کل ذنب و اتوب الیه ۔ ربّ انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانه لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ پڑھاتے ہیں آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط کے ساتھ حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا اور ...

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

(کتبہ محمد حسین نقشی)

الخطبہ

ایک بیوہ لڑکی عمر پندرہ سالہ کے واسطے ایک ایسے احمدی کی ضرورت ہے جو لوہار ہو یا ترکھان متقی ۔ پابند صوم صلوٰۃ ۔ کسب وار ملازم ۔ عمر پچیس سال سے کم ۔ پہلی بیوی نہ ہو ۔ نیک اخلاق ہو ساکن اضلاع گوجرانوالہ ۔ سیالکوٹ ہو ۔ درخواست کے ساتھ چار آنے کے ٹکٹ ہوں اور معرفت مینجر بدر ہو ۔

(۲) ایک کنواری لڑکی عمر پندرہ سالہ قوم کشمیری غیر احمدی کے واسطے ایک احمدی کشمیری لڑکے کی ضرورت ہے جو عمر بیس سال سے کم ہو اور باقی صفات مندرجہ نمبر ا سے متصف ہو درخواست کے ساتھ ۴ر کے ٹکٹ ہوں معرفت مینجر اخبار بدر ہو ۔

(۳) ایک بیوہ عمر پندرہ سالہ قوم کشمیری کے واسطے احمدی لڑکے کی ضرورت ہے ۔ عمر بائیس سال کے قریب ۔ باقی صفات نمبر ا سے متصف ہو ۔ درخواست کے ساتھ ۴ر کے ٹکٹ ہوں خط و کتابت معرفت اخبار بدر ہو ۔

نوٹس

جن صاحبان نے اب تک قیمت نہیں دی اور وی پی واپس کر دئے ہیں ان کی خدمت میں باادب التماس ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما دیں ۔ اگر اس نوٹس پر توجہ نہ ہوئی ۔ تو کسی اگلے اخبار میں ایسے صاحبان کو نام بنام مخاطب کرنے کی جگہ نا پڑے گا ۔

چٹھیں

نئی چھپیں گی ۔ جن صاحبوں کو اپنے پتہ میں کوئی تبدیلی کرانی ضروری ہو مطلع فرماویں ۔

خط کا جواب

جو صاحب اپنے خط کا جواب چاہتے ہیں وہ جوابی کارڈ یا ٹکٹ ارسال فرماویں ۔

ضرورت

بدر میں ایک پریسمین کی ضرورت ہے ۔ جو ڈبل پتھر چھاپ سکے ۔

نیز ایک کاتب کی بھی ضرورت ہے جو عربی اور فارسی ہر دو خط عمدہ لکھ سکے ۔ اور نیز مصلح سنگ بھی ہو ۔

رسید زر

(آمدیکم اگست سنہ ۱۹۱۰ء تا ۱۴ اگست سنہ ۱۹۱۰ء)

۲۵۶۷ ۔ ملک شیر زمان صاحب ۶ر ۔ ۲۱۷۹/۱۱۴۶ عبد الحی خان صاحب عہ
۲۹ ۔ جلیل احمد خان صاحب للعہ ۔ ۲۲۸۹ ۔ محمد بوٹ صاحب ۳ر
۲۱۵ ۔ عبد الخالق صاحب للعہ ۔ ۲۱۳۲ ۔ عبد الکریم خان صاحب ۳ر
۱۲۹۷ ۔ محمد عمر صاحب للعہ ۔ ۲۰۵۵ ۔ غلام حیدر صاحب للعہ
۲۳۵ ۔ گلاب الدین صاحب للعہ ۔ ۲۲۹۲ ۔ اللہ دتا صاحب عہ
نمبر ۵۸۷ ۔ فتح محمد صاحب ۔۔ ۔۔ عہ

وفات اخبار بدر سے خرید کرو

سنت احمدیہ ۔ ۴ر مجموعہ فتاوی احمدیہ ۔ بجائے ۱۲ کے صرف عہ ۔ سری نہہ کلنک اوتار ۔ ۸ر کفارہ ۱۲ر چشمہ مسیحی ۵ر مبادی الصرف ۲ر غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۷ر سر الشہادتین ار الاستخلاف ۳ر شہادت القرآن ۲ر ظہور المسیح ۶ر معیار الصادقین ۳ر اسلام کی پہلی کتاب ۴ر عیسائی مذہب ۸ر معیار الحق ۸ر ضرورت زمانہ ۸ر مورکھ سیدھ ۴ر کامن احمدی ۸ر نظم مستورات ۸ر احمدی کامن ۸ر القول الصحیح فی تصدیق المسیح ار فتح الدین ۴ر رعایتی ۲ر السر المکتوم ۵ر البرہان الصریح ار شہادت آسمانی حصہ اول و دوم ۷ر جنگ مقدس ۸ر بیس پارے کے نوٹ ۱۲ر لیکچر مہرنگہ ۸ر ست سلاجیت گنگتی یک تولہ عصہ بھی درثمین اردو اگلے ہفتے بالکل طیار ہو جاویگی اور شرائط بیعت

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے بنے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور ۱ اونس ۸ آنہ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی ہی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے ہم نے اسوچ تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لیکر گھر ڈال ۔ رکھتے ہو یہ اصلی عرق کافور ، چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہو گری کے دست پیٹ کا درد مروڑ اور قے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے ۔ قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئیے یہ عرق ولائتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند رہتی ہے ۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولائت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ۔ ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے ۔ پیٹ کا پھولنا ۔ ڈکار کا آنا ۔ بدہضمی متلی اور اشتہار کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں ۔ گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوسری دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۸ر ۔ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر ڈاکٹر ایس کے برمن ۔ نمبر ۵۔۹ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ مفصل حالات کی کتاب بلاقیمت ملتی ہے ۔ منگا کر ملاحظہ کیجئے

صدائے اقبال ۴/۲

تجارت کا راز

اے صاحبان آپ پر روشن ہے ۔ کہ کمترین نے ایک اشتہار بدر میں بعنوان "تجارت کا راز" دیا تھا فیس للعہ مقرر تھی اب اکثر اصحاب کے ارشاد کے بموجب فیس عہ کر دی ہے تاکہ غریب غریب بھائی بھی مستفید ہو سکیں ۔ شرائط حسب ذیل ہیں (۱) صابن امرتسری قسم اعلی بدون امداد دیگی و چرخ صرف ۵ منٹ میں تیار کرنیکی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ عہ روانہ ہوگی (۲) پتہ صاف جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب معذور ۔ (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلی طیار نہ ہو تو حلفیہ اقرار پر فیس واپس دی جاوے گی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مینجر یہ ترکیب کسی کو نہ بتائی جاوے گی ۔ روانہ کرنا ضروری ہوگا ۔

المشتہر ۔ غلام محی الدین اقبال ۔ احمدی موضع جھنڈوالی ڈاکخانہ کھوڑیانوالہ تحصیل و ضلع لائلپور)

مفرح یاقوتی

یاقوت ۔ مرجان ۔ مروارید ۔ زعفران کستوری ۔ عنبر ۔ جدوار ۔ رگماہی فولاد اور سونا ملا کر یہ مفرح بنی ہے

دل و دماغ اور روح کو تازہ کرتی ہے اور انکو خاطر خواہ نشاط اور تفریح پہونچاتی ہے ۔ اعضائے رئیسہ کو بدرجہ کمال تقویت حاصل ہوتی ہے ۔ فی زمانہ بے اعتدالیوں کی وجہ سے جو نقص پیدا ہوتے ہیں ان کے دور کرنے کے لئے نہایت درجہ کی مفید ہے ۔ قیمت فی ڈبیہ جس میں ۵ تولہ مفرح یاقوتی ہے چار روپے (للعہ)

حکیم محمد حسین موجد مفرح یاقوتی مالک کارخانہ مرہم عیسی نولکھا لاہور

اکیسویں صدی برس کی جنتری

جس میں از ابتدائے سنہ ۱۸۰۲ء لغایت سنہ ۱۹۰۷ء سنہ ۱۲۲۵ھ لغایت سنہ ۱۳۲۵ھ ونیز سنہ ۱۱۹۰ فصلی لغایت سنہ ۱۳۱۵ فصلی و سمت ۱۸۳۹ لغایت سمت ۱۹۶۴ بکرمی مفصل تاریخیں ایک دوسرے کے مقابل اور مطابق اہل ملک کے فائدے کے لئے جمع کر کے میاں معراج الدین عمر نے چھپوائی ہیں ۔ مبلغ تین روپے پر یہ جنتری مفصلہ ذیل پتہ پر مل سکتی ہے ساہوکاروں اور اہل مقدمات کے لئے ازحد مفید ہے

پتہ ۔ میاں معراج الدین عمر ۔ معراج منزل نولکھا لاہور

اس مہارشی کے والد کا نام **وشنو یس** ہوگا۔ سنسکرت میں وشنو کے معنے الله کے . . . اور یس کے معنے بندہ کے یعنے انکے والد کا نام **عبد اللہ** ہوگا اور انکی ماتا کا نام "سومتی" جنکے معنے معتمدہ یعنی **آمنہ** ہوگا۔ اور پھر مہاراج دیاس جی اپنی تصنیف کردہ بہوشک اتر پران میں فرماتے ہیں کہ آئندہ زمانہ میں جو اس سنسار کی گتی یعنی نجات دلانیکے لیئے آئیگا۔ اس مہارشی ت (محمد صلی اللہ علیہ وسلّم) ہوگا آہ ! ... میں بہت دور چلا گیا۔ خیر یہ ایک جملہ معترضہ تہا۔ اپنے رشیوں کے بتائے ہوئے مارگ (صراط) پر چل کر اپنے آپ کو ان کا سچا چیلا ثابت کرے۔

منوسمرتی ادہیائے ۱۱ شلوک میں لکہا ہے۔ کہ مہلے لوگوں کو ایذا دینا شراب کا پینا دغا خلاف وضع فطری یہ جرائم ہیں جنکا مجرم ذات سے گر جاتا ہے۔

مگر اب یہ حال نہیں ان میں سے کوئی چیز ذات کے گرانے کے لیئے کافی نہیں فی الحقیقت ان مذکورہ بالا گناہوں کے سوا چور اور ڈاکو بھی سوسائٹی میں رہ سکتے ہیں۔ لیکن بعض ایسی باتیں جن کو منو نے جرم بہی نہیں ٹہرایا۔ ذات کے گرانیکے لیئے کافی خیال کی جاتی ہیں۔ مدھوا . بواہ غیر قوم سے کہانا پینا غیر ملکوں میں سفر کرنا اسی طرح کی اور بہت سی باتیں ہیں۔ جو بعض ہندؤں کے زعم میں ذات سے الگ کرتی ہیں

گوشت خوری بہی ہندو سوسائٹی میں یہی کام کرتی ہے۔ فی الحقیقت سب سے بڑا بہگت ہندو سوسائٹی میں وہ سمجہا جاتا ہے۔ جو گوشت نہ کہائے اور حقارت سے وہ دیکہا جاتا ہے جو کہائے اسلیئے میں بہی صرف آخری امر کی بابت بحث کرونگا۔ یعنی یہ کہ گوشت کہانا پاپ ہے یا نہیں اور ہمارا یقین ہے۔ کہ

(۱) ہندو شاستروں میں گوشت کہانا جائز قرار دیا ہے
(۲) ہندو سوسائٹی میں اس کا استعمال مہابہارت کی لڑائی کے بعد جین دہرم کے غلبہ پر کم ہوا
(۳) سنسکرت یونانی اور یورپین اطبا کی بڑی بہاری کثرت نے اسے اعلیٰ قسم کی انسانی خوراک بتلایا ہے
(۴) اس کے پہیلانے میں قومی خوراک کی قسم اور مقدار میں ترقی ہوتی ہے۔
(۵) اس کا استعمال بڑہانے سے اسکی پیداوار بڑہیگی جس سے ہندوستان کو بڑی تجارتی منفعت ہوسکتی ہے کیونکہ وہ یورپ کی ماس منڈی میں اسٹریلیا کے ساتہہ مقابلہ کرسکتا ہے۔
(۶) اس کا ا... سے خوراک کا بوجہہ ہلکا کرکے سوسائٹی ... کے بڑے حصہ کی حالت کو بہتر بنا سکتا ہے۔ اگر ہمیں موقعہ ملا تو ہم انشاء اللہ اپنے کسی آئندہ پرچہ میں ناظرین کے آگے اس سوال کے سب پہلو کہول کر دکہا دینگے لیکن اسوقت ہمارا مقصد صرف یہ دکہانا ہے کہ ہندوستان کا سب سے بڑا مقنن اس بارے میں کیا بتلاتا ہے۔

"**منو**" کے مان اور پرمان کے بابت دو رائیں نہیں ہوسکتیں ہمالہ سے راسیشور تک اور کراچی سے آسام تک جہاں ہندو آبادی ہے۔ وہاں منوسمرتی اتنی ہی تعظیم سے دیکہی جاتی ہے جتنی کسی مذہبی کتاب کو دی ممکن ہے پرانے ہندو مصنف بہی اس کو نہایت عزت سے دیکہتے ہیں۔ چہاندوگیہ براہمن میں لکہا ہے۔ وہ اوپنشدوں کی اوشدہی ہے۔ برہسپتی کہتا ہے کہ منو جو کچہہ کہتا ہے۔ ویدوں کے مطابق کہتا ہے۔ خود منوسمرتی میں ادہیائے دو شلوک ۷ میں لکہا ہے۔ کہ جو دہرم منو نے کہا ہے وہ ویدوں کے مطابق ہے۔ وہ سب ودیا جانتا تہا۔ وغیرہ وغیرہ۔

ہندؤں کے مشہور مقنن ا... منوجی مہاراج فرماتے ہیں۔

اگر حیوانات اور نباتات دونوں میں روح ہے اور دونوں گیان رکہتی ہیں۔ اور سکہہ دکہہ ہوسکتی ہیں تو کوئی معقول آدمی گاجر کاٹنے یا مرغ مارنے میں فرق نہیں دیکہہ سکتا بجز اس کے کہ ان دونوں میں مختلف قسم کی آوازیں نکلتی ہیں۔ (آدہیائے ۵/۲)

پہر آگے چل کر منوجی مہاراج فرماتے ہیں۔ **شرادھ** کے بارے میں مذکور ہے۔ کہ پترانا ج کندمول پہل وغیرہ سے ایک مہینہ تریپت رہتے ہیں۔ **مچہلی کے گوشت** سے دو مہینے ہرن کے گوشت سے تین مہینے گوسپند کے گوشت سے چار مہینے پرند کے گوشت سے پانچ مہینے اور گینڈے کے گوشت سے بارہ برس تک کے لیئے ملاحظہ ہو منوسمرتی ادہیائے ۳ شلوک ۲۶۶ سے ۲۷۱ تک اور ادہیائے ۵ شلوک ۱۴ نیز وشسٹ سمرتی ادہیائے گیارہ شلوک ۳۴ و ۳۵

پہر آگے چل کر لکہا ہے کہ اپت کال میں تو کسی قسم کی خوراک بہی ممنوع نہیں اس کے متعلق وام دیو اور وشوامتر کو بطور نظیر ٹہرا کر ذکر کیا گیا ہے جنہوں نے اپت کال میں کتے کا گوشت کہایا تہا۔ ملاحظہ ہو دس ۴۔ ۱ سے ۸۔ ۱ تک

پہر آگے چل کر منوجی مہاراج فرماتے ہیں۔ کہ کوئی شخص دودھ مچہلی گوشت سبزی وغیرہ لینے سے انکار نہ کرے (چار ۲۵۰)

گوشت بیچنے والے چمڑے کا بیوپار کرنے والے سوسائٹی کا ایک ضروری جزو ہیں ملاحظہ ہو آٹھ ۲۵۹ سے ۲۶۷

پہر آپستمبہ گرہ سوتر پرش اکہنڈ نیز وشسٹ سمرتی ادہیائے ۱۱ شلوک سے لیکر ۶۳ تک میں لکہا ہے۔ کہ برہمن کالے ہرن کی کہال پہنے چہتری چیتکبرے ہرن کی ویش گائے یا بکری کی اور بہیڑ کی کہال ہر کوئی پہن سکتا ہے۔ پہر آگے چل کر منوجی مہاراج فرماتے ہیں کہ

ساکن جاندار متحرک جانداروں کی خوراک ہیں۔ بن دانتوں والے دانتوں والوں کی بن ہاتہوں والے ہاتہوں والوں کی بزدل دلیروں کی (دیکہو ۲۹) جو شخص ہر روز زندہ جانداروں کا گوشت کہاتا ہے۔ اسے کوئی دوش نہیں کیونکہ کہانیکے لائق جاندار اور کہانیوالے دونوں ایشور نے بنائے ہیں (۳۰)

یگیہ کے تحت گوشت کہانا دیوتاؤں کا طریقہ ہے یدی کے مطابق جو گوشت شدہ ہے جو اسے نہیں کہاتا . وہ

اکلیس جنم پشو بنتا ہے۔ دیکھو وہ پودے پشو درخت پکھو پرند وغیرہ جو یگیہ کے لیئے مارے جاتے ہیں۔ وہ دوسرے جنم میں اوتم جونیان پاتے ہین۔

پھر آریہ سماج کے رشی مہارشی سوامی دیانند جی سرسوتی فرماتے ہین کہ جو چاہے کہ میرے گھر میں پنڈت نیک دیہ کی تمیز کرنیوالا دشمنوں کا فاتح بارنہ کہانیوالا لڑائی مین خوش اور بے خوف رہنیوالا لمبی عمر پانیوالا بچہ پیدا ہو تو وہ گوشت والے چاول پکا کر گھی ڈال کر کہاوے (دیکھو سنسکار ودہی پہلی طبع صفحہ ۱۱) پھر یہ بات بھی قابل توجہ ہے۔ کہ مشہور سنسکرت پنڈت اور رشی کے جیتے جی آریہ سنسکاروں یعنی رسم و رواج کے متعلق صرف یہی کتاب [illegible] تھی۔

پھر سنسکار ودہی کے صفحہ ۴۲ پر لکھا ہے کہ چھٹے مہینے میں ان پراسن کریاداکر ان کی خواہش کرنیوالا بکرے کا گوشت اور علوم حاصل کرنیوالا تیتر کا گوشت کہاوے اب ان شلوکوں سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ ہندؤں کی پرانی مذہبی کتابوں مین گوشت کہانا جائز سمجھا گیا ہے۔ اور ان کو منوسمرتی کے ساتھ کلی موافقت ہے۔ اور ہر ایک پستک میں یہی لکھا ہے کہ گرہست دان سنسکار میں جو چاہے کہ اسکا بیٹا عالم بہادر فصیح ہو وہ گوشت پلاؤ کہاوے۔

لیکن سب سے بڑا ثبوت جو ہم سنسکرت گوشت کو جائز بتلانے والے شلوکوں کے اصلی ہونیکا پیش کرسکتے ہین۔ وہ تاریخی ثبوت ہے۔ رامائن میں لکھا ہے۔ کہ جب رامچندر جی چترکوٹ میں پہنچے تو جو نیڑی بنا کر لچھمن کو حکم دیا۔ کہ ہرن مار کر لاوے تاکہ یگیہ کیا جاوے لچھمن جی ان کے ارشاد کے بموجب ہرن مار لائے۔ جو پکایا گیا۔ پھر بھاردواج رشی نے جب بھرت اور اس کے ہمراہیوں کی ضیافت کی۔ اس میں گوشت شامل تھا۔ پھر مہابھارت میں پرو کے [illegible] حصہ میں یدہشٹر نے کہا کہ اب ہم کو کند مول [illegible] پر گزارہ کرنا پڑیگا۔ اور آدی پرو کے ایک حصہ میں ایک دیگچہ کا تذکرہ ہے۔ جو

نیمشا کے جنگل میں کیا گیا۔ اور جس میں بہت سے جانور مارے گئے۔

پھر وید وں میں لکھا ہے۔ کہ جو مکھن چاول گوشت تیرے ارپن (نذر) کرتا ہون وہ سب لذیذ میٹھے اور گھی مین تر ہون۔ (اتھروید ادھیائے ۱۸ اتو واک ۴ منتر [illegible])

آریہ سماجی دوستو سچے دل مین سوچو۔ کہ جب آپکی مذہبی کتابیں گوشت خوری کی تائید میں ہیں۔ تو پھر آپ کی گوشت خوری کی نسبت میں اڑی کرنا ہٹ دہرمی اور تعصب نہیں تو اور کیا ہے۔ اس وقت جبکہ محض گوشت کہانیکی وجہ سے مسلمانوں کو نیچ چنڈال اور راکھشس وغیرہ کے ناموں سے پکارا جاتا ہے مگر جب کہ آپکے پاک رشی اور سچے مہاتما متو والمیک وسشٹ نارد گوتم شنو برہسپتی ویاس رامچندر وغیرہ سب کے سب گوشت خور تھے انکی نسبت آپ کون سے الفاظ استعمال کرینگے آہ! اس تعصب کی بھی کوئی حد ہے۔ جو صرف اپنی بات کو منوانے کے لیئے کسی خاص گروہ کے حق میں تیر بھیجنے کے لیئے اپنے پاک رشیوں اور سچے مہاتماؤں کا بھی کچھ لحاظ نہ کرے ہماری دل و جان سے اس قادر مطلق اور سروشکتی مان کے حضور یہ دعا ہے۔ کہ ہمارے آریہ دوست اپنی آنکھوں سے تعصب کی پٹی اتار دیں۔ اور باریک بین نگاہ سے دیکھیں۔ کہ ہمارے رشیوں نے ہمیں کونسا راستہ بتلایا تھا۔ اور پھر ہماری گاڑی کا پہیہ کس طرف کو جا رہا ہے۔

گرنتھ صاحب کی شرح

جو [illegible] اکثر [illegible] ہمارے بھائیو کو اپنی بعض [illegible] خط فہمیوں اور غلط فہمیوں میں پڑ کر دائرہ اسلام سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ پھر اپنے گھے ملانیکا خواہش مند ہو بنابریں ہم نے تمام

گرنتھ سے وہ وہ بانیاں جو خالص حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی ہیں چھانٹ کر انکی شرح لکھنی شروع کردی ہے گرنتھ صاحب جیسی آٹھ نو ہزار اوراق کی ضخیم کتاب میں سے خالص باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے شلوک چھانٹ کرنے اور انکی شرح لکھنی کوئی آسان کام نہین مگر بزرگان ملت کے بار بار کے تقاضوں نے ہمیں اس بات کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اسوقت تک متعدد خط ہمارے پاس بزرگان دین کے پہنچ چکے ہیں جنہوں نے اشد تاکید سے ہمیں باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے کل شلوکوں کی شرح لکھنے کے لیئے زور دیا ہے تاکہ گورو کے جیون خالصہ بہادر" کو یہ معلوم ہو جائے۔ کہ انکے پریم گورو کس طرف جا رہے ہیں۔ اور وہ کس طرف جا رہے ہیں اس لیئے [illegible] از ر کثیر صرف کرکے قریباً قریباً سکھ صاحبان کی تمام مذہبی پستکیں منگوائی گئی ہیں اگرچہ میں اسبات کو محسوس کیئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ کام میرے لیئے سخت کٹھن کام ہے۔ . . . . مگر باوا صاحب کے وہ شلوک جس میں انہوں نے قرآن شریف کی پاک آیات کا اپنی میٹھی زبان میں ترجمہ کیا ہے اور اسلام اور قرآن شریف کی مہما گائی ہے۔ وہ شلوک موتیوں کے مول بھی سستے ہیں اسلیئے دینی جوش اور بزرگان دین کے بار بار کے تقاضوں نے ہمیں اس اہم کٹھن کام کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اور میں تو صرف اس میں ایک ذریعہ ہی ہونگا۔ ورنہ خدا وند تعالیٰ خود اپنے فضل و کرم سے اپنے پیارے اسلام کا بول بالا کرنے کے لیئے دستگیری کریگا۔ ع

خدا خود میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا

سو ہم نومبر ۱۹۱۰ء سے انشاء اللہ تعالیٰ اخبار نور میں یہ سلسلہ شروع کر دینگے۔ اور اگر اسلام کے حامیوں نے ہماری حوصلہ افزائی کی تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس شرح کا گورمکھی ایڈیشن بھی ساتھ ساتھ نکالنا شروع کردینگے۔ جو نور میں بطور ضمیمہ شائع ہوا کریگا۔ اس وقت ہم فدایان نور سے یہ عرض کیئے بغیر نہیں رہ سکتے

کتب سے بھی) آریہ ورت کی اخلاقی اور روحانی زبوں
حالت کا نقشہ ناظرین کے سامنے پیش کریں۔ جو کہ
قبل اسلام تھی مگر مضمون کی از حد طوالت کے باعث
ہم گزشتہ حوالوں پر ہی اکتفا کر کے دوسرے ممالک
خصوصاً عرب کی حالت کا نقشہ پیش کرنا چاہتے ہیں
اخبار پرکاش کے متعصب اڈیٹر کو یہ تو سوجھا۔
کہ ملک عرب کے خدا پرست فرقوں کے بارے میں
مختلف حوالے پیش کرے یا ویدوں کے منتر پیش
کر کے ان سے وحدانیت کا ثبوت پیش کرے
مگر اسے اتنا سمجھ نہ آیا۔ کہ اسلام نے کب سابقہ
الہامی کتب یا صحف انبیاء کو وحدانیت سے خالی
بیان کیا ہے۔ اصل مطلب جو درکار تھا۔ یہ تھا کہ
آیا اسلام کے نزول تک آریہ ورت یا کسی اور ملک
میں کامل وحدانیت کی تعلیم رائج تھی۔ یا لوگ اس
کے بھولے تھے۔ آریہ ورت کا نقشہ تو ہم نے پرکاش
کے گرو اور اس کے ایک دینی بھائی کی تحریر سے
ناظرین کے سامنے رکھدیا ہے۔ آریہ ورت کے
مصلح بیچارے یا تو وید سے ہی منکر ہو گئے
جیسے بدھ یا ویدوں کی جگہ آپ نشدوں کو وید
سمجھکر ان کی تعلیم کا پرچار کرتے رہے جیسے
شنکر اچاریہ ہم دیانندیوں سے پوچھتے ہیں کہ
ویدوں کی وحدانیت نے پانچ ہزار سال قبل اسلام
کونسا کرشمہ اپنے منجانب اللہ ہونیکا دکھایا۔
کیا سنسکرت کے عالم و فاضل بال برہمچاری
ودوان بھی ویدوں کے وجود سے ہی ناواقف
رہے۔ اور گائے کی بجائے بکری کو گائے سمجھتے
رہے ہم نے دیانندی تعلیم کے رو سے اس بات
کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے کہ بدھ وغیرہ نے(?)
ویدوں کی تعلیم قربانیاں اور گھوڑے کے ساتھ
عورتوں کا ہم صحبت ہونا وغیرہ فضول رسومات
سمجھیں۔ شنکر اچاریہ نے وحش دوسرا پہلو اختیار
کر لیا۔ اور ہر چیز کو خدا بنا بیٹھا افسوس کہ پانچ ہزار
سال کے عرصہ میں کسی بزرگ عالم نے وید کی

وحدانیت پر پردہ نہ کھولا۔ اب اسلام کی روز روشن جیسی
کی تعلیم کو دیکھکر اگر کوئی ویدک مصلح ویدوں سے وحدانیت
کا دعویٰ کرے تو وہ ہرگز قابل قبول نہیں ہو سکتا۔
اس کے قابل قبول نہ ہونے پر ایک زبردست
دلیل اور بھی ہے کہ جبتک ایسے مدعی کو مسلمانوں
کے ساتھ مقابلہ نہیں پڑا وہ باوجود علمیت وید کے
خود بھی ہمہ اوستی اور شومت کا پیرو رہا۔ اور اپنی
عمر کے ۲۱ سال ایسے ایسے فرقوں کی تائید اور ترویج
میں بسر کئے۔ پھر ایسے شخص کی تعلیم وحدانیت
دوسروں کیلئے حجت ہو سکتی ہے۔ جس نے اپنی عمر
کا معتدبہ حصہ گھناؤنے شرک میں گزارہ ہو

اسلام کا جو اعتقاد وید اور دیگر کتب کے بارے
میں ہے وہ ہم آگے چل کر لکھینگے۔ اسجگہ ہم ملک
عرب کے مختلف فرقوں کے عقاید کا بیان کرتے ہیں
تاکہ ناظرین ضرورت اسلام کے وجود کو اچھی طرح سمجھ
لیں کہ آیا قرآن کا یہ دعویٰ کہ اسکا نزول ایسے وقت
ہوا جبکہ ظہر الفساد فی البر والبحر کا نظارہ تمام
دنیا دیکھ رہی تھی اور مکمل وحدانیت کے دعوے وجود دنیا کی
اڈیٹر پرکاش نے ۸ جون سنہ ۱۹۱۰ء کے پرچہ
میں سرسید کے حوالہ سے زمانہ جاہلیت کے چار خدا
پرست فرقوں کا حوالہ دیا ہے جو کہ بقول اڈیٹر مذکور
قرآن کی توحید کا آئینہ ہیں۔ اور کہ اسلام کی پیش کردہ
کل کی کل تعلیم وہاں (عرب میں) موجود تھی۔ وہ مذاہب
جن سے اسلام نے بقول اڈیٹر پرکاش خوشہ چینی
کی یہ ہیں۔ مذہب عیسائی مذہب ابراہیمی یہودی نصاریٰ
علاوہ ازیں زمانہ جاہلیت کے عربوں میں بھی خدا پرست
عرب دو قسم کے موجود تھے اس معترض کے تمام حوالوں
اور تحریر کا لب لباب یہ ہے کہ توحید کا مسئلہ کوئی ایسا مسئلہ
نہ تھا جو آنحضرتؐ نے ہی عرب میں پھیلایا ہے۔ اور
پہلے اسکے کسی کو اسکا علم ہی نہ ہو اور بت پرستی
کا استیصال اور خدا تعالیٰ کی معرفت آپؐ کو یہودیوں
کی تعلیم سے حاصل ہوئی۔ اور یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے پہلے عرب نہ تھے جنھوں نے بت پرستی کے خلاف

وعظ کیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی توحید کا اقرار کیا ہو۔
کیونکہ آپؐ کے ظہور سے پہلے عربوں میں دو قسم کے خدا پرست
فرقے موجود تھے۔

یہ وہ باتیں ہیں جن کے وجہ قبل از بعثت نبی کریمؐ
سے اڈیٹر پرکاش اس نتیجہ پر پہونچا ہے۔ کہ عرب اس
حد تک وحدانیت کے قائل اور بت پرستی سے متنفر تھے
کہ ان کو فی الحقیقت اسلام کی ضرورت نہ تھی گویا اسلام
سے پہلے ہی وہ تمدن اور معاشرت کے اعلیٰ اصول
سے واقف اور مذہبی پہلو میں بھی تہذیب کی روشنی
سے مالا مال تھے اسلام نے صرف وحی اور آنحضرتؐ
کی پیغمبری کو ہی اسپر مستزاد کیا۔

اس بات کے ثابت کرنے کے لیئے کہ اسلام سے
پہلے عرب میں تہذیب کی روشنی اور مکمل وحدانیت
موجود تھی۔ اور ایسی ہی موجود تھی جیسے کہ اسلام کے
بعد جیسا کہ معترض کا خیال ہے۔ اسکا فرض تھا کہ یہ ثابت
کرتا کہ علوم دینی و دنیاوی میں عربوں کی ترقی اس درجہ
تک پہنچی ہوئی تھی تمدن اور معاشرت میں ایسے عجیب قوانین
انکے ہاں موجود تھے ملکی حالات ان کے فلاں اعلیٰ اصول
پر مبنی تھے۔ اور مذہبی پہلو میں وہ اس اعلیٰ درجہ
تک پہنچ چکے تھے۔ اگر وہ ان باتوں پر غور کرتا جنکا ہونا
تہذیب کے لیئے ضروری ہے۔ اور پھر اس کے بعد منصفانہ(?)
اور عرب کی تاریخ پر ایک نظر ڈالتا۔ تو اپنے دعوے کی
دلیل کی بیہودگی کا خود ہی قائل ہوجاتا اور اسے پتہ
لگجاتا۔ کہ تہذیب کے معاملہ میں ہندیوں (ویدیوں) اور
عربوں کی حالت اسوقت نہایت پستی میں تھی ہم اس
سے انکار نہیں کرتے کہ ان میں کوئی بھی نیک اخلاق
یا عمدہ اوصاف نہ پائے جاتے تھے کیونکہ عربوں کی مہمان نوازی
آزادی کی محبت دلیری اور جوانمردی۔ قومی وفاداری
فیاضی اور سخاوت وغیرہ کئی اوصاف میں وہ اپنی
نظیر نہ رکھتے تھے۔ مگر فرداً فرداً ان اوصاف کے
پائے جانیکا نام تہذیب نہیں کہا جا سکتا۔ اور علاوہ
بریں جہاں یہ نیکیاں موجود تھیں اسکے ساتھ ہی بدیاں
بھی تھیں۔ جو انکے نیک اثر کو کالعدم کر دیتی تھیں

جن دنوں میں بندہ حضرت مسیح موعود کے حکم سے چشمہ معرفت کے لیے گرنتھ اور جنم ساکھی سے شلوک نکال رہا تھا۔ ان دنوں میں آپ نے بندہ کو ایک نوازشنامہ میں تحریر فرمایا تھا۔ کہ میری خواہش ہے کہ آپ سکھوں میں اشاعت حقہ کے لیے گورمکھی اور اردو کی کتابیں لکھو" سو خداوند تعالے اپنے پیارے کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے سامان مہیا کر رہا ہے۔ فدایانِ قوم کو اس نیک تحریک میں ضرور حصہ لینا چاہیئے۔

ضرورت ہے

دفتر تشحیذ الاذہان میں ایک اسسٹنٹ ایڈیٹر کی جو کہ احمدی ہو دینی علوم کے علاوہ اردو لکھنے میں بھی خاصی مہارت رکھتا ہو سلسلہ کے ساتھ انس ہو۔ قادیان کی زندگی کو ترجیح دیتا ہو۔ حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

ایڈیٹر رسالہ تشحیذ الاذہان

خدا بچائے

اڑاکی نار سے مطلبی یار سے انجام کے عیار سے اور نادہند خریدار سے اور بیماریوں کا علاج تو میسر آسکتا ہے مگر نادہند خریدار کی مرض قریباً قریباً لاعلاج ہے۔ کیونکہ جب نادہند خریدار کا وی۔پی واپس ہو کر آتا ہے اور اس سے استفسار کیا جاتا ہے کہ یا تو حساب صاف کرو ورنہ اخبار بند تو اسکی طرف سے ایک حیرت کا جواب ملتا ہے۔ کہ میں یہاں نہ تھا اخبار واپس ہوگیا اب دو تین ماہ کے بعد وی پی بھیجنا وصول کر لونگا مجھ کو آپکے اخبار سے سخت محبت ہے۔ دو تین اور میرے نے بھی ترغیب دلائی ہے۔ امید کہ وہ بھی عنقریب خریداری کی درخواست بھیجینگے یہ پڑھکر اخبار نویس انکے جھانسے میں آجاتا ہے کہ بھلا ماشن جھوٹ تو بول ہی نہیں رہا۔ آخر نیا ہی اخبار کا خریدار ہے چلو تین ماہ کے بعد وصول ہو جائیگا غم ہی کاہے کا۔ مگر جب تین ماہ کے بعد پھر وی۔پی کیا جاتا ہے تو پھر انکاری لفظ سرخی سے لکھکر واپس کیا جاتا ہے

جب پھر پوچھو۔ پھر وہی رجسٹری جواب موجود۔ کہ میں یہاں نہ تھا۔ واپس ہوگیا۔ غرضیکہ یہ حضرات اس طرح بلائے بے درمان کی طرح اخبار نویسوں کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے ہیں کہ جبتک کسی اخبار کا دیوالہ نہیں نکالدیتے انہیں چین نہیں آتا خدا ان زبردستوں کے دلوں میں رحم ڈالے اور وہ انسانی شرافت کے اصلی جوہر کو محسوس کریں۔

مفت خوروں کا نام موٹے حروف ہیں

اسی طرح کے چند مفت خورے نور سے بھی نظر لڑا رہے ہیں۔ مگر نور ان موٹے موٹے اور تازے تازے چھٹے ایمانداروں کے نام ایک دفعہ اور وی پی بھیجکر بصورت انکاری جسقدر وہ موٹے ہیں اسی قدر موٹی قلم سے انکے نام مفت خوروں کی فہرست میں لکھکر شائع کریگا تا کہ دوسرے اخبار نویس سبق حاصل کریں تنگ آمد بجنگ آمد آخر نور بھی اپنی جلالی کرنیں دکھلا کر انکی نظروں کو چکا چوند کرنے کو تیار ہوگا۔

اسلام کیوں کمزور ہے

اسلام ہمیشہ سادہ آدمیوں کی سادہ زندگیوں سے پھیلا اگر ہم اسلام کی ابتدائی حالت کو دیکھیں۔ جبکہ لوگ گروہ در گروہ اسلام کی پر تعلیم کی طرف امڈے چلے آتے تھے اسوقت اسلامی پرچارکوں (واعظوں) کی زندگیاں نہایت سادہ تھیں وہ جلتی اور تپتی ہوئی ریت میں پیدل چلتے تھے۔ اگر کسی پھٹے ہوئے کپڑے کو پیوند لگانے کی ضرورت پیش آتی۔ تو چمڑے کا ٹکڑہ لیکر ببول کے کانٹوں سے لگا دیتے انکی دلاویز اور روحانی زندگیاں ایسی قدسیت اور پاکیزگی کو لیئے ہوئے تھیں کہ انکا دیکھنا نمونہ ہی سو واعظوں کا ایک وعظ تھا۔ مگر آجکل ہم نے دنیا کو دین پر مقدم کر لیا۔ واعظ سیکنڈ اور فرسٹ کلاس میں سفر کریں اور پہننے کے لیئے زرنگیش سے قورما پلاؤ اور مرغن غذائیں پکوائیں اور جتنے روز وعظ کے لیئے ٹھہریں اتنے روز کی اپنی مقررہ روپیہ فیس پائی پائی بیچنگی وصول کریں۔ بھلا جو اس قدر حرص و ہوا کے غلام بن گئے ہوں۔ انکے وعظ کیوں نہ موثر ہوں کیوں نہ انکے کلمات طیبات لوگوں کے جنم جنم کے پاپ دھو سکیں۔

ہائے دنیا کا مذاق بھی کچھ ایسا بے طرح بگڑ گیا ہے کہ اگر کوئی انگریزی خاں کوٹ پتلون ڈانٹے کالر لگائے نکٹائی جمائے رپ رپ کرتا ہوا پلیٹ فارم پر آکر دو ایک ورڈسورتھ یا شیکسپیئر کے مقولے پڑھتا ہے تو چپ چپ ہرے کے تالیوں کی آواز سے آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ برخلاف اس کے اگر کوئی شرعی مولوی اپنی سادہ وضع سے ممبر پر آکر قرآن شریف کی تلاوت کرے تو لوگوں کے چہروں پر اوس چھا جاتی ہے اسے خدایا تو ہماری حالت پر رحم فرما اور ہم لوگوں کے بگڑے ہوئے مذاقوں کی اصلاح فرما تو ہی ہے جو ایسی حالت میں ہمارا بازو پکڑے۔

اس تنگدلی کی بھی کوئی حد ہے؟

"نور" اپنی سنہری کرنوں سے اپنے شیدائیوں کو برابر منور کر رہا ہے۔ مگر نور کے شیدائی نور کی کرنوں کو اوروں تک پہنچانے میں سخت بخیلی سے کام لے رہے ہیں۔ خدا کے لیئے اس تنگدلی کو چھوڑ دو۔ اگر زیادہ نہیں تو کم از کم نور کا ہر ایک خریدار اپنے ایک اور بھائی کو نور کی کرنوں سے منور کر دے پھر دیکھو کہ خدا کے فضل سے نور کس طرح سورج کا ہمسران ہو کر چمکتا ہے۔

کچھ صبر کرو

اس ہفتہ میں متعدد خطوط دفتر میں موصول ہوئے کہ کیا وجہ سال ختم ہو گیا۔ اور نور ہفتہ وار نہیں کیا جاتا۔ پندرہ روزہ کی انتظاری ہمیں سخت شاق گزرتی ہے خدا کے لیئے بہت جلد ہفتہ وار کرو۔"

بعض ان خطوط کے پڑھنے سے از حد خوشی ہوئی

کہ وہ نور کی توسیع اشاعت میں غیر معمولی توجہ سے کام لیں اور ہر ایک پڑھے لکھے مسلمان کے ہاتھوں اس نور کو پہنچائیں نہ صرف مسلمانوں تک ہی بلکہ اپنے پیارے بچھڑے ہوئے سکھ بھائیوں کو بھی نور کی کرنوں سے منور کریں جیسا کہ مخدومی حضرت مولوی غلام حسین صاحب سب رجسٹرار پشاور نے دس سکھوں کے نام نور جاری کروا کر نور سے عملی پریم کا ثبوت دیا ہے۔ اسموقعہ پر ہم زیادہ زور دینا مناسب نہیں سمجھتے۔ آپ خود ہی خیال فرماویں کہ سکھوں میں باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کی اشاعت کی کسقدر ضرورت ہے۔

میرے دوستو! آپ خدا تعالیٰ کو کسی اور عمل سے خوش نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ دین کی ہمدردی سے سو جاگو اور اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ اور دین کی ہمدردی کے لیئے وہ قدم اٹھاؤ کہ فرشتے بھی آسمان پر جزاکم اللہ کہہ اٹھیں۔

آرین اخباروں کا کپ

اگر کوئی مسلمان اخبار نویس غلطی سے کبھی نیوگ کا نام لے بیٹھتا ہے۔ تو آرین اخبار ملائے بے درمان کی طرح اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں کہ مسلمان فحش نویس ہیں ایسے ویسے ہیں اسوقت انہیں اپنی ڈکشنری سے جو گندے سے گندہ لفظ مل سکتا ہے۔ وہ مسلمان اخبار نویسوں پر چسپاں کرنے سے نہیں جھجکتے اس روز روز کا جھگڑہ چکانے کے لیئے ہم آرین ہمعصروں کی خدمت میں ایک گذارش کرتے ہیں کہ وہ ایک عام میٹنگ میں اس بات کا اعلان کر دیں کہ نیوگ کا مسئلہ ہمارا مذہبی مسئلہ ہرگز ہرگز نہیں۔ اور مذہبی ویدوں میں اسکا کوئی ذکر ہے۔ اسلیئے کوئی غیر آریہ مسلمان یا عیسائی وغیرہ خواہ مخواہ اس مسئلہ کو آریہ سماج کی طرف منسوب نہ کرے پھر کسی غیر آریہ کی کیا مجال ہو سکتی ہے۔ کہ وہ نیوگ کا نام لیوے اور اگر آریہ سماج بر سر اجلاس اس مسئلہ سے کنارہ کشی کرنیکے لیئے تیار نہیں تو پھر آپ پر واجب ہے کہ نکتہ چین گروہ پر نیوگ کے فضایل اور برکات بیان کر کے انکا منہ بند کرو۔ صندیہ کہارج کا انصاف ہے کہ آپ مسلمان اخبار نویسوں کے منہ سے نیوگ کا نام سنکر آپے سے باہر آ جاؤ۔ اور اپنے تبرے بھیجنے شروع کر دو۔

اور اگر تمہارے نکتہ خیال میں کوئی آدمی محض نیوگ کے نام لینے یا اس کی تشریح کرنے میں فحش نویس اور گندہ دہن ہو سکتا ہے تو پھر وہ لوگ جو اس مسئلہ کے برتاؤ کرتا اور رواج رواں ہیں جو کچھ مشغول اسکا پرچار کرتے ہیں اس کے لیئے کونسا لفظ استعمال کرنا چاہیئے۔ امید کہ پرکاش یا ہندوستان اس مسئلہ کو حل کریگا

پانچ روپیہ کا انعام

یہہ بات طے شدہ ہے کہ جو مسلمان بچے آج سکول کی بینچوں پر بیٹھکر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ کل کو وہی قومی رکن بنینگے۔ مگر دیکھا گیا ہے کہ اکثر رواجی مدرسوں کے تعلیمیافتہ طلباء یہاں مذہبی عقاید سے بالکل کورے رہتے ہیں وہاں قوم کے لیئے بھی وبال جان ہوتے ہیں اس لیئے اگر یہ مذہبی روح ان طلباء کی سکول لائف کے زمانہ سے ہی ان میں پھونکی جاوے تو اس سے نہایت عمدہ نتایج پیدا ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ جتنا پودا جس طرف کو جھکایا جاتا ہے۔ ہمیشہ اسی طرف کا ہو رہتا ہے۔ اسلیئے سادھو سنگت کی طرف سے انشاء اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً طلباء کے انعامی مضامین کے لیئے اشتہار شایع ہوتے رہینگے فی الحال اسوقت پانچ روپیہ کا انعام اس طالبعلم کو دیا جاویگا۔ جو اسلام اور سکھ ازم پر سب سے اعلیٰ مضمون لکھیگا۔ مضمون خواہ اردو میں ہو یا انگریزی میں مگر خوشخط اور سلیس عبارت میں ہوں اور ۱۳۔ نومبر تک دفتر نور میں پہنچ جانے چاہئیں۔

مسلمان بھائیو اٹھو!

اور ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو کہ آریہ سماج اور عیسائی مذہب کے مرد تو ایک طرف رہے عورتیں کس طرح کرین کس کر مذہبی میدان میں دوڑ رہی ہیں اور اس دوڑ دھوپ میں وہ اپنے تن من اور دھن کو کس طرح قربان کر رہی ہیں۔ شریمتی سرداری سدا کور جی پچیس برس سے آریہ سماج کی اشاعت میں سرگرمی سے کام کر رہی ہیں۔ آپ بڑی دولتمند ہیں علاقہ بھرائچ میں آپکے ۱۴ گاؤں ہیں۔ اور ان کے تمام رشتہ دار تت خالصہ ہیں انکے رشتہ داروں نے سردارنی کو از حد تکلیف دی مگر نہایت دلیری سے ان مصائب کو برداشت کرتی رہیں۔ انکے خاوند نے آپکو کہا کہ تم یا تو اپنے خیالات سے باز آؤ یا میرے گھر سے نکل جاؤ۔ سردارنی نے گھر سے نکلنا قبول کیا۔ گھر کو خیرباد کہکر بہار تیور گوہدا تیور بیٹی اور موکل وغیرہ میں آپ نے آریہ پتری پاٹھ شالائیں قائم کیں۔ . . . .

جب لیں ہزاروں روپیے آپکے خرچ ہوئے۔ موکل میں یہاں خواب میں بھی کوئی آریہ نظر نہ آتا تھا۔ مگر ایک عورت کی ہمت سے وہاں آبھی آریہ بن گئے۔ پھر اس بہادر عورت نے اپنی ہمت کو یہاں تک ہی محدود نہیں کیا۔ بلکہ ممالک متوسط آگرہ ... حیدر آباد دکن ملتان وغیرہ میں متعدد دورے کئے پھر کیا تم کو معلوم نہیں کہ راما بائی نے عیسائی ... [illegible] ... ایک ... [illegible] ... ایسی عورتیں جو اور کسی مذہب میں ہوں قابل تعظیم ہیں اسوقت میں مسلمان ... تو ... کہنا ہی نہیں چاہتا۔ کیونکہ ان بیچاریوں کو تو گھر سے نکلنے سے

ہی فرصت نہیں ملتی۔ البتہ مردوں کو فرد کہونگا۔ اور پہر مردوں سے بہی ان مردوں کو جنہوں نے اشاعت اسلام کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے وہ ذرا اپنے کام کا مقابلہ ان عورتوں کے کام سے کریں پہر انکو معلوم ہوجائیگا کہ اس میدان میں ہم ہمسایہ قوموں سے کسقدر پیچہے ہیں بہائیو! سستی کو چہوڑو کیا تم عورتوں سے بہی گئے گذرے ہو؟

آریہ سماج کی گاڑی کا پہیہ کس طرف جا رہا ہے!

پرکاش لکھتا ہے کہ پنڈت بہوجدت ایڈیٹر مسافر آگرہ کی جو تازہ چٹھی موصول ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پرکاش کے ساتھہ ملک بہر کے آریہ پرش حوصلہ افزائی اور مالی امداد سے سچی ہمدردی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ جس سے امید ہے کہ مسافر اسی ماہ کے اندر اندر نہایت آب و تاب سے شائع ہوگا۔ جدید ڈیکلریشن دیدیا گیا ہے۔ آگے چل کر پرکاش لکہتا ہے۔ کہ اس خبر سے جہاں آریہ بہائیوں کو خوشی ہوگی وہاں اسلامی ہمعصروں کے **گہر میں ماتم چہا جائیگا** پرکاش کے جن الفاظ کو ہمنے جلی کر دیا ہے۔ وہ اس پر کماحقہ روشنی ڈالتے ہیں۔ کہ آجکل آریہ سماج کی گاڑی کا پہیہ کسطرف کو جا رہا ہے۔ بجائے اسکے کہ پرکاش اس نا عاقبت اندیش جوشیلے بہائی کو یہ سکہہ مت دیتا کہ آیندہ کے لیے عاقبت اندیشی سے کام لینا بلکہ الٹا اندر اندر بیٹھا رہا ہم . ہیں مسافر کو پہلے ہی سے اکسا رہا ہے اگر تم نے مسلمانوں کے متعلق نہ بہی لکہا ہو تو بہی لکہو آہ! جس ملک میں ایسے اخبار نویس ہوں اگر اس ملک کی حالت نیم مردہ نہو تو اور کیا ہو۔

ہمعصر جیون تت کی غلط فہمی

ہمعصر جیون تت تو اس بات کا خود ہی معترف ہے۔ کہ سکہوں کے متعلق ہماری تحریریں صلح جوئی اور ممنا بہاؤ کو لیئے ہوئے ہیں ہاں اگر کچہہ کہا جا سکتا ہے۔ تو ان تحریرات کے متعلق جو گنگسے گہسے نور کی کرنیں آریہ سماج کے کیمپ میں پڑتی ہیں مگر کیا شریمان پنڈت دیوہ تن جی آریہ سماج کی خطرناک سپرٹ سے نا آشنا ہیں۔ دیکہنا تو یہ ہے کہ پہل کس طرف سے ہے اگر ڈیفنس کرنا ہی پاپ ہے۔ تو بیشک اس ارتکاب کو تو ہم مرتکب ہیں۔ ورنہ شریمان پنڈت دیوتن جی ہماری کوئی تحریر آریہ سماج کے متعلق ایسی دکہا دیں جس میں ہمنے پہل کی ہو۔ اسلام تو صلح جوئی اور امن عامہ کی تعلیم دیتا ہے۔ امن عامہ اور شانتی کا سہرہ اسلام کے ہی سر پر ہے۔ جو اپنے پیراؤں کو پیشقدمی کی قطعی ممانعت کرتا ہے اور پہر ڈیفنس میں بہی " لا تعتدوا " کی شرط لگاتا ہے۔ اگر شریمان پنڈت دیورتن جی ذرا ٹھنڈے دل سے غور کرینگے تو وہ نہایت عمدگی سے اس نتیجہ پر پہنچ سکیں گے کہ درحقیقت زیادتی کس فریق کی ہے۔

پیچ کی بات

پہر آگے چل کر شریمان پنڈت دیورتن جی باوا نانک رح سے اسلامی رنگت اتارنے کے لیئے یہ بات پیش کرتے ہیں کہ باوا نانک رح کی بانیوں یا ان کے کہہ ایسے بچنوں میں جو شلوک وغیرہ اسلامی رنگ میں رنگین پائے جاتے ہیں ان کے دو وجوہات ہوسکتے ہیں۔ اول جیسا کہ لالہ ملکراج بہلہ نے بہی اپنے تحقیقات کے دوران میں ظاہر کیا ہے۔ گورو صاحب کی مختلف یا متضاد عقاید کی بانیاں انکی زندگی کے مختلف حصوں کی رچی ہوئی ہیں۔ اور جوں جوں انکے خیالات میں تبدیلی آتی گئی توں توں وہ انکا صدق دل کے ساتھہ اپنی سرل بہاشا میں اظہار فرمانے لگے۔ اور دوم ایکصورت اور شاید اغلب صورت یہ ہو سکتی ہے کہ شری نانک دیوجی بیراگ بھگتی اور ہندو مسلمان فقراء کے ساتھہ یکساں کث وہ دلی کیں تہہ اپنے قطعی میل ملاپ رکھنے کی وجہ سے ہوئے"

ہمارے ہمعصر کی دوسری دلیل تو اسقدر بودی ہے کہ وہ انسان جس کے دل میں ذرا بہی سچائی کا انگ ہو وہ ہرگز ہرگز کسی خاص وقت میں کسی خاص سوسائٹی کے زیر اثر آکر اپنے ست دہرم کو جس پر اسے پورا یقین ہو۔ چہوڑنے کے لیئے تیار نہیں ہو سکتا۔ یہ تو ان رکابی مذہبوں کا کام ہوتا ہے جو پیٹ پوجا کے لیئے گنگا گئے تو گنگا رام جمنا گئے تو جمنی داس اگر ہندوؤں کے مجلس میں گئے تو لمبا تلک لگا کر سیتا رام جے سیتا رام کہتے پہرے اور اگر مسلمانوں میں گئے تو تسبیح ہاتہ میں لے کر اللہ ھو اللہ ھو کا نعرہ بلند کرنے لگے۔ اور پہر باوا نانک رح پر یہ گمان کرنا ایک اعلیٰ روحانی طاقت کا خون کرنا ہے۔

ہاں یہی بات بے شک واقعات صحیحہ سے ٹکر کہاتی ہے۔ چونکہ باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے حج کعبہ شریف پچہلی عمر میں کیا افغانستان علاقہ خوست میں باوا نانک رحمۃ اللہ نے مسلمانوں کے ہاں اپنی شادی پچہلی عمر میں کی اور اگر باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شلوک کہا۔

دیہا نور محمدی ڈٹھا نبی رسول
نانک قدرت دیکہکر خودی گئی سب بہول

تو پچہلی عمر میں اگر ملتان پاک پٹن اجمیر اور سرسہ وغیرہ میں اسلام کے مشہور اولیاء اور صلحاء کے مقابر پر بغرض استفادہ روحانی چلے گئے۔ تو پچہلی عمر میں آخر وہی جہکاؤ انجام اچہا۔ ان باتوں کی موجودگی میں کون ہے جو باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اسلام سے انکار کرے ہاں ایک بات ہوسکتی ہے کہ زمانہ پلٹ جائے تمام واقعات صحیحہ ملیا میٹ ہو جائیں گرنتہ اور جنم ساکہی سے یہ شلوک نکالے جائیں۔ تو شاید کچہہ بات بن سکے

بہت مبارک کام ہے

پچہلے کسی جگہ جو میں گرنتہ صاحب کی شرح کی نسبت ایک نوٹ لکہہ آیا ہوں اس کی نسبت حضرت اقدس کی خدمت میں بہی عرض کیا گیا آپ نے بہت پسند فرمایا۔ اور کہا کہ یہ مبارک کام ہے۔ خدا برکت ڈالے"